نذر و نیاز (قرآن و سنت اور صحابہ کرام کے عمل کی روشنی میں)

مسلمان صدقہ و خیرات اور دیگر نیک اعمال کا ثواب انبیاء و اولیاء کو ایصال کرتے ہیں۔ اور ان نیک اعمال کو بزرگانِ دین کے نام سے منسوب کر دیتے ہیں۔ یقیناً اس عمل کو قرآن و سنت نے منع نہیں فرمایا۔ بلکہ صحابہ کرام کے عمل سے اس بات کی تائید بھی ہوتی ہے کہ صحابہ کرام نیک اعمال کو بطورِ ایصالِ ثواب منسوب کیا کرتے تھے۔

لیکن بعض لوگ قرآن و سنت اور صحابہ کرام کے عمل سے ناواقفیت کی بناء پر یہ کہتے ہیں کہ چونکہ ہر نیک عمل اللہ ہی کیلئے ہوتا ہے، اسلئے کسی بھی نیک عمل کو بزرگانِ دین کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں، چاہے منسوب کرنے سے مراد ایصالِ ثواب ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس ضمن میں قرآن مجید کی آیت بھی پیش کی جاتی ہے جس کا ترجمہ اور مفہوم، احادیث اور مفسرین کے خلاف کیا جاتا ہے۔ اور اس غلط ترجمہ کی آڑ میں مسلمانوں پر شرک و بدعت کا الزام لگایا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ نظریہ قرآن و سنت اور صحابہ کرام کے عمل کے صراحتاً خلاف ہے۔ اور قرآن مجید کی کسی آیت کا ترجمہ و تفسیر اپنی طرف سے کرنا، حرام و گناہ ہے اور یہ یہودیوں کی بدترین صفت ہے۔ لہٰذا ہم اس مختصر تحریر میں اس غلط ترجمہ کی نشاندہی بھی کریں گے اور ساتھ ہی اس بارے میں صحابہ کرام کے عمل کو بھی واضح کریں گے کہ وہ نیک اعمال کو ان لوگوں کی طرف منسوب کیا کرتے تھے کہ جن کو ایصالِ ثواب کرنا مقصود ہوتا تھا۔ پہلے اس ضمن میں صحابہ کرام کا عمل ملاحظہ فرمالیں:

عبادت کو منسوب کرنے کے بارے میں صحابہ کرام کا عمل

الحدیث

صحابیِ رسول حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! یا رسول اللہ ﷺ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے تو کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانی۔ پس حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوایا اور فرمایا کہ ''یہ کنواں سعد کی ماں کا ہے''۔ (ابوداؤد: حدیث نمبر 1683 - نسائی: حدیث نمبر 3681)

یقیناً صدقہ و خیرات بھی عبادت ہی کی ایک قسم ہے۔ اس حدیث میں اللہ کیلئے وقف کردہ کنواں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ماں کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ یعنی اس کا ثواب حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ماں کو پہنچے۔ لہٰذا اگر صدقہ و خیرات کو منسوب کرنا شرک ہوتا۔ تو صحابی کبھی بھی ایسا فعل نہ فرماتے۔

اس ضمن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا عمل بھی قابلِ غور ہے، ملاحظہ فرمائیں:

الحدیث

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے (بصرہ (عراق) سے حج کے دوران آئے ہوئے لوگوں سے) فرمایا: تم میں سے کون ہے جو اس بات کی مجھے ضمانت دے کہ وہ مسجد عشار (یعنی ایک مسجد کا نام جو نہر فرات کے قریب ہے، جس کے قریب شہداء اسلام کے مزارات ہیں) میں دو یا چار رکعت پڑھے اور کہے کہ ''یہ نماز ابوہریرہ کیلئے ہے''۔ (سنن ابوداؤد، حدیث نمبر 3754)

یقیناً نماز تو خالصۃً اللہ ہی کیلئے ہوتی ہے۔ مگر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ شخص کہے کہ یہ دو یا چار رکعت ابوہریرہ کیلئے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اس کا ثواب ابوہریرہ کو پہنچے۔ چنانچہ اس لفظ کی شرح میں علامہ ملا علی قاری لکھتے ہیں:

''یہاں پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کیلئے نماز کا مطلب، نماز کا ثواب ہے''۔ ......(مرقاۃ شرح مشکوۃ: کتاب الفتن، باب الملاحم، جلد 9 ص 326)......

صحابہ کرام کے اس عمل سے معلوم ہوا کہ کسی عبادت کو بطورِ ایصالِ ثواب کسی کی طرف منسوب کر دینے سے وہ چیز حرام یا ناجائز نہیں ہوتی۔ لہٰذا گیارہویں شریف، چھٹی شریف، سوئم، چہلم وغیرہ نام رکھ کر ایصالِ ثواب کرنا، جائز ہے اور اسکی اصل صحابہ کرام کے اس عمل سے ثابت ہے۔ (اللہ سمجھنے کی توفیق بخشے)

غلط ترجمہ و تفسیر کی نشاندہی

جس آیت کو پیش کر کے بعض لوگ نیک اعمال کو انبیاء و اولیاء سے منسوب کرنے کو ناجائز و حرام قرار دیتے ہیں، اب ہم اس آیت کے غلط ترجمہ اور تفسیر کی نشاندہی کریں گے۔ مگر اس سے پہلے اس آیت کا صحیح ترجمہ ملاحظہ فرمالیں:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةَ وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِيۡرِ
وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ ......(سورۂ بقرہ، آیت نمبر 173)......

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور جس جانور کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، حرام فرما دیا ہے۔

وضاحت و تشریح:

اس آیت میں ہماری گفتگو ﴿وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ﴾ سے ہے۔ جس کے معنی ہیں: ''اور جس جانور کو غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ وہ حرام ہے''۔

جبکہ بعض حضرات اس آیت کا ترجمہ یہ کرتے ہیں: ''جس چیز پر غیر اللہ کا نام لیا جائے اور غیر اللہ کے نام سے منسوب کر دیا جائے وہ حرام ہو جاتا ہے''۔

اس ترجمہ میں غلطیوں کی نشاندہی

۱۔ اس آیت کے ترجمہ میں پہلی غلطی یہ ہے کہ آیت کا تعلق جانوروں سے ہے نہ کہ ہر ایک چیز سے۔ جبکہ مترجم نے اس کے ترجمہ میں لفظ "چیز" ذکر کیا۔ جس کے سبب جانور اور غیر جانور (مثلاً: آٹا، چاول، دال وغیرہ) تمام ہی اشیاء آیت کے عموم میں داخل ہوگئیں جو کہ آیت کے سیاق و سباق کے صراحتاً خلاف ہے۔ کیونکہ اس آیت میں جانوروں کی حرمت کا بیان ہے۔ نیز ﴿ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ﴾ قرآن مجید میں چار مقامات پر ہے اور چاروں مقامات پر جانوروں ہی کی حرمت کو بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ مترجم نے اس آیت میں "منسوب" کا لفظ ذکر کیا۔ حالانکہ تمام مستند مفسرین نے اس کا معنی ذبح کیا ہے نہ کہ منسوب کرنا۔

اس آیت کا ترجمہ و مفہوم ۱۴ سو سالہ مستند فقہاء و مفسرین کی نظر میں

☆ ابو جعفر طبری رحمہ اللہ (وفات 310ھ) آیت کا معنی یہ کرتے ہیں:

"جس جانور کو باطل معبودوں اور بتوں کیلئے ان کا تقرب چاہتے ہوئے غیر خدا کے نام پر ذبح کیا جائے"۔ ......(تفسیر طبری، جلد 3 ص 319)......

☆ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ (وفات 774ھ) لکھتے ہیں:

"جس جانور کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ غیر کے نام پر ذبح کیا جائے"۔

......(تفسیر ابن کثیر، جلد 1 ص 481)......

☆ ابو محمد حسین بن مسعود، امام بغوی رحمہ اللہ (وفات 516ھ) لکھتے ہیں:

"جس جانور کو بتوں کیلئے ذبح کیا جائے، وہ حرام ہو جاتا ہے"۔

......(معالم التنزیل، جلد 1 ص 183)......

☆ امام آلوسی صاحب روح المعانی (وفات 1270ھ) لکھتے ہیں:

"جس جانور پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا جائے"۔

......(روح المعانی، جلد 2 ص 99)......

☆ امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ (وفات 606ھ) لکھتے ہیں:

"﴿ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ﴾ کا معنی یہ ہے کہ جس جانور کو بتوں کیلئے ذبح کیا جائے۔ یا جس جانور پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے"۔ ......(تفسیر کبیر، جلد 3 ص 24)......

☆ امام بیضاوی رحمہ اللہ (وفات 691ھ) لکھتے ہیں:

"جس جانور کو بتوں کیلئے ذبح کیا جائے اور اس وقت جانور پر غیر خدا کا نام بلند کیا جائے"۔ ......(تفسیر بیضاوی، جلد 1 ص 209)......

☆ ابوالبرکات امام نسفی رحمہ اللہ (وفات 710ھ) لکھتے ہیں:

"جس جانور کو بتوں کیلئے ذبح کیا جائے اور ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام ذکر کیا جائے"۔ ......(تفسیر مدارک التنزیل، جلد 1 ص 90)......

☆ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (وفات 911ھ) لکھتے ہیں:

"جس جانور کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے"۔

......(تفسیر جلالین، جلد 1 ص 179)......

☆ امام خازن رحمہ اللہ (وفات 741ھ) لکھتے ہیں:

"جس جانور کو بتوں کیلئے ذبح کیا جائے"۔ (تفسیر خازن، جلد 1 ص 134)

☆ امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ (وفات 370ھ) لکھتے ہیں:

"سب مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ "وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ" سے مراد وہ جانور ہے جس پر ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے"۔

......(احکام القرآن، باب التحریم "وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ")......

۞۞۞

غلط ترجمہ و تفسیر کی آڑ میں مسلمانوں پر شرک کا الزام لگانے کی مہم

ہم نے انتہائی اختصار کے ساتھ صدقہ و خیرات اور نیک اعمال کو بطورِ ایصالِ ثواب انبیاء و اولیاء کے نام پر منسوب کرنے کے بارے میں صحابہ کرام کا عمل واضح کیا اور اس ضمن میں آیت کے غلط ترجمہ و تفسیر کی نشاندہی بھی کی۔ اور صحیح ترجمہ و تفسیر کی تائید میں ۱۴ سو سالہ فقہاء اسلام کی تحریرات بھی پیش کیں۔

مگر بدقسمتی سے آج مسلمانوں میں فرقہ واریت کے نام پر قتل و خون کا جو بازار گرم نظر آرہا ہے اس کی بنیادی وجہ بھی شاید یہی ہے کہ غلط ترجمہ و تفسیر کی آڑ میں مسلمانوں پر شرک کا الزام لگایا جارہا ہے۔ مگر یہ نہ سوچا کہ اس الزام کی ضرب صحابہ کرام کے مقدس عمل پر بھی پڑ رہی ہے۔ معاذ اللہ (اللہ سمجھنے کی توفیق بخشے)

غلط ترجمہ کرنے کا وبال

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے قرآن کی تفسیر اپنی عقل سے بیان کی تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے"۔ ......(جامع ترمذی، حدیث نمبر 3204)......

علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ (وفات 1014ھ) فرماتے ہیں:

"یقیناً قرآن مجید کی تفسیر کا علم، احادیث اور ائمہ کرام رحمہم اللہ کے اقوال سے ہی حاصل ہوتا ہے"۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، جلد 1 ص 490)

قرآن وسنت کی تعلیمات سے غفلت کے سبب امت مسلمہ میں پیدا ہونے والے گمراہ کن عقائد و اعمال کے سدِ باب کیلئے اس پمفلٹ کو پڑھ کر کسی اور مسلمان بھائی کو دے دیجئے۔ یا مزید فوٹو کاپی کروا کر مساجد، اسکول، کالج اور گھروں میں مفت تقسیم کیجئے۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کی لمحہ بھر توجہ کسی کے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ بن جائے۔ نوٹ: قرآن وحدیث کا احترام کریں، کسی غیر مناسب جگہ رکھنے سے پرہیز کریں۔

منجانب: اہل سنت والجماعت • ادارہ احکام اسلام • Cell#0313-2154722, email:ahkameislam@yahoo.com